100431 ـ یورپ میں فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ سے کھانا

سوال

میرا سوال برطانیہ میں فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ میں کھانے کے متعلق ہے، میں نے سوال نمبر (12776) کے جواب میں پڑھا ہے جو اہل کتاب کے ذبح کردہ کو کھانے کے جواز کی طرف اشارہ ہے کہ جب اسے جھٹکا سے ذبح نہ کیا گیا ہو، اور موت سے قبل اسے ذبح کر لیا گیا ہو.
حقیقت میں میرے ہاتھ ایك برطانوی اخبار لگا جس میں ذبح کا تفصیل بیان کی گئی ہے جس کا عنوان ہے " تمہارے دسترخوان تك گوشت کیسے پہنچتا ہے " اس تفصیل میں بیان کیا گیا ہے کہ گائے پر پندرہ سینٹی میٹر کے فاصلہ سے گولی فائر کی جاتی ہے جو اسے قتل نہیں کرتی بلکہ اس کی حرکت کو شل کر دیتی ہے، پھر اسے مذبح خانہ میں لٹکایا جاتا ہے تا کہ گردن کے بالکل اوپر سے سر کاٹا جا سکے، تو کیا اس طرح کا ذبح کردہ گوشت کھانا جائز ہے یا دوسرے معنوں میں اگر ہم فرض کریں کہ وہ اس طریقہ سے ذبح کرتے ہیں تو کیا یورپی ہوٹلوں میں کھانا کھانا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شرعی طریقہ پر مذبوح کردہ جانور میں سب سے اہم شرط یہ ہے کہ جانور ذبح کے وقت زندہ ہو، ذبح کے وقت جانور کا زندہ ہونے کے معانی کی تفصیل اور تقسیم فقہاء کے ہاں بہت زیادہ ہے، اور ہلاکت کے بعض اسباب میں فرق بھی کیا گیا ہے مثلا گلا گھونٹ کر ہلاك کرنا، یا اوپر سے گرا کر، اور کوئی ایسا سبب نہ پایا جاتا ہو جو ہلاکت کی باعث بنے، مگر ان تفصیلات میں ان شیاء اللہ یہی نکلتا ہے کہ شرعی طور پر ذبح میں جانور میں زندگی کا وجود ہونا کافی ہے، اور اس کی علامت اور نشانی خون کا بہنا ہے اس سے زیادہ کوئی شرط نہیں لگائی جاتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہ ہے کہ: اگر جانور زندہ ہو اور اسے ذبح کر دیا جائے تو اسے کھانا حلال ہے، اور اس میں ذبح کردہ جانور کی حرکت کا اعتبار نہیں ہو گا، کیونکہ ذبح کردہ جانور کی حرکات منضبط نہیں ہوتیں، بلکہ کچھ کی لمبی اور زیادہ حرکت ہوتی ہیں.

اور فرمان ہے:

جس کا خون بہے اور اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہو تو کھا لو "

اس لیے جب ذبح کردہ جانور سے خون بہے اور ذبح کرتے وقت وہ جانور زندہ تھا تو اس کا کھانا حلال ہے.

لوگ زندہ اور مردہ کے خون میں فرق کرتے ہیں، کیونکہ مردہ جانور کا خون جم کر سیاہ ہو جاتا ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے مرا ہوا جانور حرام کیا ہے کیونکہ اسمیں رطوبات جم جاتی ہیں.

لیکن جب خون جاری ہو جائے جو ذبح کردہ جانور سے نکلتا ہے، اور ذبح کے وقت وہ جانور زندہ تھا تو اس کا کھانال حلال ہے، اور اگرچہ یہ یقین ہو جائے کہ وہ مر جائیگا، کئی ایک صحابہ کرام نے یہ فتوی دیا ہے کہ جب جانور ذبح کے بعد اپنی دم ہلائے یا اس نے اپنی آنکھ جھپکی یا اپنی ٹانگ چلائی تو وہ حلال ہے، اور انہوں نے یہ شرط نہیں لگائی کہ اس سے قبل اس کی حرکت ذبح کردہ جانور سے زیادہ ہونی چاہیے.

صحابہ کرام نے یہی کہا ہے، کیونکہ یہ زندگی کی دلیل ہے، اور دلیل منعکس نہیں ہوتی، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اگر اس میں یہ نہ ہو تو وہ مردہ ہے، بلکہ ہو سکتا ہے وہ زندہ ہو چاہے اس میں اس طرح کی چیز نہ پائی جائے، اور ہو سکتا ہے انسان سویا ہوا ہو، تو سوتے میں ہی ذبح کر دیا جائے اور اس میں اضطراب پیدا نہ ہو، اور اسی طرح بےہوش کو ذبح کیا جائے تو اس میں بھی اضطراب نہ ہو اور اسی طرح جانور بھی زندہ حالت میں ذبح کیا جائے تو حرکت کی کمزوری کی بنا پر اس میں اضطراب اور حرکت پیدا نہ ہو چاہے وہ زندہ ہی تھا، لیکن اس خون کا نکلنا جو صرف ذبح کردہ سے ہی خارج ہوتا ہے وہ مردہ جانور کا خون نہیں، وہ اس کے زندہ ہونے کی دلیل ہے, واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (35 / 237).

دوم:

اس بنا پر - میرے بھائی - آپ نے اپنے علاقے میں ذبح کے طریقہ کے متعلق جو معلومات بیان کی ہیں، کہ وہ ذبح کرنے سے قبل جانور کی حرکت کو شل کرنے کے لیے گولی فائر کرتے ہیں، یہ اس حالت میں جب ایسا کرنے والے کے گمان میں غالب یہ ہو کہ ایسا کرنے سے جانور کی موت واقع نہیں ہو گی بلکہ صرف اس کی حرکت شل کرنے کے لیے ہے، اور زندگی اس میں دوڑ رہی ہے اور اس کی روح نہیں نکلی، اور نہ ہی اس کی موت کا خدشہ ہے، تو اس طرح کے جانور کو اگر بعد میں شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو اس کا کھانا حلال ہے، اور ذبح کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے اس پر گولی فائر کرنے میں کوئی حرج نہیں.

ہماری ویب سائٹ پر بےہوش کرنے یا جانور کو سن کرنے کے بعد ذبح کرنے کا حکم بیان ہو چکا ہے، یہاں ہم مزید تفصیل کے لیے اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کی طرف سے جاری بیان نقل کرتے ہیں:

اول:

جب کھانے والا جانور بجلی کا کرنٹ لگا کر بےہوش کر دیا جائے اور پھر اس کے بعد اسے ذبح یا نحر کیا جائے اور اس میں زندگی ہو تو اس کا ذبح شرعی ہے، اور اسے کھانا حلال ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں المآئدۃ (3).

دوم:

جب ذبح یا نحر کرنے سے قبل بجلی کا کرنٹ لگنے سے جانور کی روح نکل جائے تو وہ مردار شمار ہوگا اس کا کھانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

تم پر مردار حرام کیا گیا ہے .

سوم:

ذبح یا نحر کرنے سے قبل جانور کو انتہائی وولٹ کا کرنٹ لگانا جانور کے لیے اذیت اور تعذیب کا باعث ہے، اور اسلام اس سے منع کرتا ہے، اور جانور کے ساتھ رحم و نرمی کرنے کا حکم دیتا ہے.

صحیح حدیث میں نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے، اور جب تم قتل کرو تو قتل کرنے میں اچھائی اور احسان اختیار کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، اور تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے، اور اپنے ذبح کردہ جانور کو راحت پہنچائے "

صحیح مسلم.

چہارم:

اگر بجلی کا کرنٹ کم وولٹ اور ہلکا ہو، کہ جانور کو تکلیف نہ دے، اور اس میں اس کے لیے مصلحت یعنی اس کی درد کم کرنا مقصود ہو، اس کی گردن کو ٹھنڈا کرنا اور اس کی مزاحمت کو کم کرنا مقصود ہو تو مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں شرعا کوئی حرج نہیں, واللہ تعالی اعلم " انتہی.

ماخوذ از: فقہ النوازل تالیف ڈاکٹر الجیزانی (4 / 251).

فقہ اکیڈمی جدہ کی قرار نمبر (94) میں درج ہے:

ا ـ شرعی ذبح میں اصل تو یہی ہے کہ جانور کو بےہوش نہ کیا جائے؛ کیونکہ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ بمع شروط اور آداب ہی سب سے بہتر اور اچھا ہے، جس میں جانور کے ساتھ رحم، اور اس کے ذبح کرنے میں نرمی اور اس کی تکلیف کو کم کرنا شامل ہے.

مذبح خانہ اور ذبح کی نگرانی کرنے والے اداروں سے گزارش اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ بڑے جانوروں کو ذبح کرنے کے وسائل ترقی یافتہ حاصل کریں، لیکن اس کے ذبح میں اصل چیز بہتر اور اکمل طریقہ سےموجود ہو.

ب ـ اس کے ساتھ اس کا خیال رکھا جائے، کیونکہ بے ہوش کرنے کے بعد جو جانور شرعی طریقہ سے ذبح کیے جاتے ہیں جب ان میں فنی شروط پوری پائی جائیں جن سے ذبح کرنے سے قبل اس کی عدم موت کا ثبوت ملتا ہو تو اس کا کھانا حلال ہے.

ج ـ جس جانور کو ذبح کرنا مقصود ہو اسے ضرب لگانے والی سوئی والے پسٹل، یا گوشمالی یا ہتھوڑے وغیرہ جیسے پسٹل کےساتھ انگریزی طریقہ سے بےہوش کرنا جائز نہیں " انتہی.

حاصل یہ ہوا کہ: آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے اس طریقہ پر ذبح کردہ جانور کھانا جائز ہے، اور ان ذبح کردہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں.

مزید فائدہ اور تفصیل کے لیے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (10339) اور (14308) اور (20805) کے جوابات.

واللہ اعلم .